سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

سکھبیر سنگھ اور دیگران

بنام

ریاست ہریانہ

1 اکتوبر 1997

[جی۔این۔رے اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

دہشت گرد اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 :دفعہ 18۔

نامزد عدالت۔TADA ٹرائل۔کیس کی باقاعدہ فوجداری عدالت میں منتقلی۔نامزد عدالت میں دوبارہ منتقلی۔کی درستگی۔نامزد عدالت کے ذریعہ اپیل کنندگان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔نامزد عدالت کو یہ پتہ چلا کہ TADA کے تحت جرم کا کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا تھا۔نتیجتاً کیس کو مقدمے کی سماعت کے لیے مناسب فوجداری عدالت میں منتقل کر دیا گیا۔پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فل بنچ کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے آرڈر پاس کیا گیا۔پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی جس میں سپریم کورٹ نے عبوری حکم امتناعی دیا تھا۔مذکورہ حکم امتناعی کیس کو نامزد عدالت میں دوبارہ منتقل کرنے کے پیش نظر۔اپیل کنندگان کی جانب سے سپریم کورٹ کے روبرو اپیل۔ضابطہ فوجداری بنچ کی طرف سے مقدمہ چلانے کے لیے نامزد جج کا مقدمہ جاری کرنے کا حکم مکمل طور پر جائز تھا۔مذکورہ مجرم کی دوبارہ منتقلی کا کوئی موقع نہیں تھا۔نامزد عدالت کے سامنے کیس جب کسی مجاز اتھارٹی کی طرف سے اس حکم کو خارج نہیں کیا گیا تھا۔بعد ازاں نامزد عدالت کے سامنے کیس کی دوبارہ منتقلی اور نامزد عدالت کی طرف سے پیش کردہ فیصلہ اس لیے پائیدار نہیں ہے اور اس لیے اسے الگ کر دیا گیا ہے۔

بمل کور خالصہ بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1988) پنجاب اور ہریانہ صفحہ 95۔ کرتار سنگھ بنام ریاست پنجاب، [1994] 3 ایس سی سی 569۔ ہیتیندرا وشنو ٹھاکر اور دیگران بنام ریاست مہاراشٹرا، [1994] 4 ایس سی سی 602 اور رام بائی نتھو بائی گاڈھوی اور دیگران ریاست گجرات، (1977) 5 اسکیل 388، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 169 آف 1988۔

1987 کے ٹی ایس سی نمبر 9/86 ایس ٹی نمبر 49 میں ہسار میں نامزد عدالت کے 6.2.88 کے فیصلے اور حکم سے، بھوانی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے کے ٹی۔ ایس۔ تلسی، سوم راج دتہ، اومادتہ اور ایم۔ ایس۔ دہیا شامل ہیں۔

مدعاعلیہ کے لئے پریم ملہوترا کے لئے اجے سیواچ۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اس اپیل میں سیشن ٹرائل نمبر 49/87 میں 6.2.88 کو ہسار کی مخصوص عدالت کی طرف سے اپیل کنندہ کے خلاف دی گئی سزا اور سزا کو چیلنج کیا گیا ہے۔

محترم کے ٹی ایس تلسی، سینئر وکیل، اپیل کنندہ نمبر 1 سکھبیر سنگھ اور مسٹر سوم راج دتہ کے لیے پیش ہوئے، بقیہ اپیل کنندگان کے لیے سینئر وکیل حاضر ہوئے۔ اپیل کنندہ سکھبیر سنگھ کو نامزد عدالت نے دفعہ 302 پڑھا اور دفعہ 307 کے ساتھ دفعہ 149 تعذیرات ہند کے تحت مجرم قرار دیا ہے۔ دیگر اپیل کنندگان کو بھی دفعہ 302 اور دفعہ 307 کے تحت سزا سنائی گئی ہے جسے دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اگرچہ مذکورہ اپیل کنندگان کو آرمز ایکٹ کے تحت سزا سنائی گئی ہے لیکن اس طرح کے جرم کے لیے کوئی الگ سزا نہیں سنائی گئی ہے۔

مسٹر تلسی نے کہا ہے کہ ابتدائی طور پر اپیل کنندگان پر دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1985 (اس کے بعد ٹاڈا کہا جاتا ہے) کے تحت بھی اس جرم کے لئے الزام عائد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد فاضل نامزد عدالت نے دائرہ اختیار کیا اور مقدمے کی سماعت کو آگے بڑھایا۔ ریکارڈ پر موجود مواد کو مدنظر رکھتے ہوئے فاضل نامزد جج نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ٹاڈا کے تحت کسی جرم کا کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا تھا۔ لہٰذا فاضل نامزد جج نے 19.12.87 کو ایک حکم جاری کیا کہ مذکورہ فوجداری مقدمے کی سماعت کے لئے کیس کو مناسب فوجداری عدالت میں منتقل کیا جائے۔ 19 دسمبر 1987 کے مذکورہ حکم کی بنیاد پر فاضل جج نامزد عدالت نے بمل کور خالصہ کے معاملے اے آئی آر (1988) پنجاب اور ہریانہ صفحہ 95 پر پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے پر بھروسہ کیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ بمل خالصہ کے معاملے میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مذکورہ فل بینچ کے فیصلے کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی گئی تھی اور ایسا لگتا ہے کہ اس عدالت نے حکم امتناع جاری کیا تھا۔ حکم امتناع کے مذکورہ حکم کے پیش نظر اس کیس کو دوبارہ میرٹ کی بنیاد پر ٹرائل کے لئے فاضل نامزد جج کے سامنے بھیج دیا گیا۔

مسٹر تلسی نے عرض کیا ہے کہ پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کی فل بینچ نے جن اصولوں کی نشاندہی کی ہے کہ بمل خالصہ کے کیس میں ٹاڈا کے تحت کیا جرم بنتا ہے، ان اصولوں پر اس عدالت کی آئینی بینچ نے کرتار سنگھ، [1994] 3۔ ایس سی سی صفحہ 569 کے معاملے میں غور کیا ہے۔ مسٹر تلسی نے عرض کیا ہے کہ ہتیندر وشنو ٹھاکر اور دیگر [1994] SCC 602 4 میں اس عدالت نے اس بات پر بھی غور کیا کہ ٹاڈا کے تحت دہشت گرد اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں کیا ہیں۔ مذکورہ آئینی بینچ کے فیصلے میں اس عدالت کا فیصلہ بمل خالصہ کے کیس میں بتائے گئے اصول کو منظور کرتا ہے۔ لہٰذا، معروف نامزد جج کی طرف سے یہ حکم جاری کیا گیا کہ ٹاڈا کے تحت کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا تھا، اسے مکمل طور پر جائز قرار دیا جانا چاہیے۔ لہٰذا، میرٹ پر بھی نامزد عدالت کے لیے مذکورہ کیس کے ٹرائل کو آگے بڑھانے کا کوئی موقع نہیں تھا جب ٹاڈا کے تحت کوئی جرم ثابت نہ ہوا ہو۔ مسٹر تلسی نے مزید عرض کیا ہے کہ صرف اس وجہ سے کہ بمل خالصہ کے کیس کے فیصلے کے خلاف اس عدالت کے سامنے ایک اپیل زیر التوا تھی اور مذکورہ اپیل میں اسٹے کا عبوری حکم نامہ جاری کیا گیا تھا، اس لیے اس کیس کو معروف نامزد عدالت کے سامنے دوبارہ منتقل کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ کسی بھی مجاز عدالت کی طرف

سے جاری کردہ کسی حکم کی عدم موجودگی میں 19 دسمبر 1987 کے اس حکم نامے کو ایک طرف رکھ دیا گیا جو معروف نامزد جج نے دیا تھا جس کے ذریعے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ٹاڈا کے تحت کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا تھا اس لیے اس کیس کو باقاعدہ فوجداری عدالت کے سامنے منتقل کیا جانا چاہیے۔

مسٹر تلسی نے اس لیے عرض کیا ہے کہ ماہر نامزد جج کے پاس فوجداری مقدمے کی سماعت کو آگے بڑھانے اور تعزیرات ہند اور آرمز ایکٹ کے تحت اپیل کنندہ کے خلاف مجرمانہ حکم یا سزا سنانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ مسٹر تلسی نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ رام بھائی نتھو بائی گدھوی اور دیگر، ریاست گجرات، (1977) 5 سکیل صفحہ 388 میں اس عدالت نے کہا ہے کہ جہاں مناسب منظوری کی ضرورت تھی، نامزد عدالت کے پاس مقدمہ چلانے کا دائرہ اختیار نہیں تھا، پورے مقدمے کی خرابی ہوئی۔ اس عدالت کے روبرو پیش کیا گیا کہ نامزد عدالت میں زیر سماعت مقدمے کی سماعت کے دوران طویل عرصے تک جیل میں نظر بند رہنے کے پیش نظر، باقاعدہ فوجداری عدالت کی جانب سے مذکورہ فوجداری مقدمے کی مزید سماعت کی اجازت نہ دی جائے۔ اس عدالت کی طرف سے یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ مذکورہ فوجداری مقدمے کو باقاعدہ فوجداری عدالت کے سامنے آگے بڑھانے کے سوال پر ریاست کی جانب سے زیر التواء دوران ملزم کی طویل حراست میں رہنے کی مذکورہ حقیقت کے زندہ ہونے پر غور کیا جائے گا۔ نامزد عدالت کے سامنے مقدمہ. مسٹر تلسی نے عرض کیا ہے کہ فوری کیس میں نامزد عدالت کے سامنے کیس کے ادارے کے بعد کافی وقت گزر چکا ہے اس کیس کو صرف باقاعدہ عدالت ہی چلا سکتی ہے اور اس طرح کے ٹرائل میں طویل وقت لگنے کا امکان ہے۔ نامزد عدالت کے سامنے مقدمے کی کارروائی میں تاخیر ملزموں سے منسوب نہیں ہے۔ لہٰذا، مذکورہ فوجداری مقدمے کو باقاعدہ فوجداری بینچ کے سامنے زیر التوا سمجھا جاتا ہے، اس عدالت کی طرف سے اس مقدمے کو مکمل کرنے میں طویل تاخیر کی وجہ سے منسوخ کر دینا چاہیے جس سے اپیل کنندگان کے خلاف سنگین تعصب پیدا ہوتا ہے۔ کیس کے حقائق میں، مسٹر تلسی نے بجا طور پر دعویٰ کیا ہے کہ نامزد جج کا مورخہ 19.12.1987 کو باقاعدہ فوجداری بینچ کے ذریعے مقدمہ چلانے کے لیے رہا کرنے کا حکم مکمل طور پر درست تھا۔ متذکرہ عدالت کے سامنے مذکورہ فوجداری کیس کو دوبارہ منتقل کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا جب کسی بھی مجاز اتھارٹی کی طرف سے آرڈر کی تاریخ 19.12.1987 مقرر نہیں کی گئی تھی۔ نامزد عدالت کے سامنے کیس کی اس طرح کے بعد دوبارہ منتقلی اور نامزد عدالت کی طرف سے پیش کردہ فیصلہ برقرار نہیں رہ سکتا اور اسی لیے اس اپیل کی اجازت دے کر اسے الگ کر دیا جاتا ہے۔ تاہم ہم اس فوجداری مقدمے کو منسوخ کرنے کے لیے مائل نہیں ہیں جسے باقاعدہ

فوجداری بینچ کے سامنے زیر التوا سمجھا جانا چاہیے۔ ملزمان کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ اگر وہ چاہیں تو مناسب عدالت کے سامنے فوجداری مقدمے کو منسوخ کرنے کے لیے مناسب درخواست دیں۔ ہم واضح کرتے ہیں کہ ہم نے اس حوالے سے کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ اس عدالت کی طرف سے ضمانت کا عبوری حکم نامہ آج سے چھ ہفتوں تک جاری رہے گا تاکہ عدالت میں جہاں مقدمے کی سماعت شروع ہوگی عبوری ضمانت کے لیے مناسب درخواست دی جاسکے۔ اسی کے مطابق اپیل نمٹادی جاتی ہے۔

ٹی این اے

اپیل نمٹادی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this
document